بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۶ — نمبر ۱۹

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

بتقریب یوم التبلیغ

تحفہ

جس میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کا ثبوت قرآن مجید احادیث صحیحہ و کتب مقدسہ سے دیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت کے عقاید

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی شخص اسکی ذات یا صفات یا اسکے اسمار یا اسکی عبادت میں نہ اسکا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے۔

۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔

۳۔ خدائے تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن میں ذکر ہے انپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں ان پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔

۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔

۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور ہمیشہ کھلا رہیگا خدائے تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہیگا۔

۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔

۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع ہوں گے۔

۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن نے سورۂ جمعہ میں و آخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ قرار دیا ہے اور جسکا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔

۹۔ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاءؑ کے کمالات کے جامع ہیں اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرے تو الگ رہا مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم اسبات کے ہرگز قائل نہیں کہ کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ بلکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض سے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے ایسے آدمی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور رہیں گے جنہوں نے معرفت کے اعلیٰ درجے حاصل کئے ہونگے۔

۱۰۔ ہم معجزات انبیاءؑ کے قائل ہیں جنکا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسولوں کے ہاتھ پر ایسے نشانات دکھاتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء

سیّدنا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مرسل یزدانی

اس بات کا ثبوت کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت مرزا غلام احمدؑ خدا کے سچّے مامور اور مہدی آخرالزمان تھے۔ اور وہ مسیح وقت تھے۔ جنکا انتظار نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دوسرے فرقوں کو بھی ہے۔ چند تمہیدات پر موقوف ہے۔

اوّل یہ کہ وہی عیسٰی ابن مریمؑ دوبارہ آسمان سے بجسدہٖ العنصری نازل ہونیوالا نہیں۔ کیونکہ وہ تو وفات پاچکا۔ اسکی وفات کا ثبوت یہ ہے۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ (اخیر رکوع مائدہ) یعنی جب مسیح اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ تو اپنی بریّت کے لئے جناب باری میں عرض کریگا۔ جب تو نے مجھے وفات دی تو پھر تو ہی ان پر نگاہ بان تھا۔ مجھے کچھ خبر نہیں۔ توفیتنی کے معنے خواہ اٹھالیا گئے جائیں۔ تو بھی مطلب حاصل ہے۔ کیونکہ لاعلمی کا عذر تبھی صحیح ہوسکتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں نہ آئے ہوں۔ ورنہ یہ کہنا کہ مجھے کچھ خبر نہیں صریح جھوٹ ہے۔ جو ایک نبی سے محال ہے۔ دوم وہ عیسائیوں کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ عیسائیوں کے عقیدے بگڑ چکے ہیں۔ اور وہ حضرت عیسٰیؑ کو خدا بنا رہے ہیں۔ اسلئے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مسیح مرچکے ہیں۔

رفعہ اللہ الیہ سے انکا زندہ آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ کلمہ ما قتلوہ یقیناً کے مقابل میں آیا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسیح مقتول بالصلیب ہوکر ملعون حسب باب استثنا آیت ۱۲ نہیں بنے۔ بلکہ خدا نے انہیں مرفوع کیا جیساکہ اور انبیاء کو بعد از موت یہ رفع دیا کرتا ہے۔ اور جیساکہ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ کی ترتیب سے ظاہر ہے۔ کہ یہ رفع بعد موت ہے جو لوگ و کو ترتیب کے لئے نہیں مانتے۔ وہ ذرا مہربانی فرماکر بتائیں۔ کہ مُتَوَفِّیْکَ کہاں رکھا جائے۔ آیت تو یوں ہے:۔ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (پ ۳ ع ۱۳)

اب چونکہ تطہیر بھی ہوچکی ہے۔ اور غلبہ بھی کفار پر تابعین حضرت عیسےٰ کو ہے۔ تو کیا توفّی یوم القیامت کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی۔ سوچنے کا مقام ہے۔ ایسا ہی وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ کے جو یہ معنی کئے جاتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے موت سے پہلے ہر ایک اہل کتاب ان پر ایمان لائیگا۔ یہ بھی غلط ہے۔ بایں وجوہات

(۱) مزعوی رفع سے لیکر نزول تک کئی اہل کتاب مر چکے ہونگے۔ پھر کچھ جہاد میں کچھ وبا سے مرینگے۔ پس ہر ایک اہل کتاب تو پھر بھی ایمان نہ لایا اگر وقت نزول کی تخصیص ہے تو آیت سے ثبوت دو (۲) یہ خلاف ہے اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کے کیونکہ اس آیت سے یہود کا وجود تا روز قیامت بہ وصف عداوۃ و بغضاء ضروری ہے (۳) یہی ثبوت ملتا ہے جاعل الذین اتّبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ سے (۴) یہ زمانہ ہے حضور نبی کریم صلعم کا پس عیسیٰؑ پر ایمان لانا کیا معنی رکھتا ہے۔ پھر آسمان پر چڑھنا فیہا تحیون وفیہا تموتون (سورہ اعراف رکوع ۲) کے خلاف ہے۔ اور وہاں آسمان پر اس جسد عنصری کا بلا طعام ایک حالت پر رہنا خلاف ہے۔ آیت (۱) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ کے (انبیاء رکوع ۳) تجھ سے پہلے ہم نے کسی کے لئے ایک حالت پر رہنا نہیں بنایا۔ (۲) اور وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ کے (انبیاء رکوع ۱) اور انبیاء کو ایسا وجود نہیں بنایا کہ طعام نہ کھائیں ... تعجب کی بات ہے کہ لوگ قرآن میں جہاں توفّی آئے اللہ فاعل ہو اور انسان مفعول اور باب تفعل ہو موت کے معنے کرتے ہیں۔ اِلَّا جب قرینہ صارفہ ہو جیسے یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ میں لیل۔ مگر مسیح کیوقت توفی کے معنے کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ جنازوں میں بھی وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھکر توفی بمعنے موت لیتے ہیں۔ خود رسول کریم صلعم نے اپنے تئیں اس آیت کا مصداق فرمایا ہے دیکھو بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۷۴ کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلعم بعض اپنے صحابیوں کو ذات الشمال دیکھکر فرماویں گے۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا (الآیۃ) وہاں بھی توفیتنی کے معنی موت ہی کرتے ہیں۔ افقہ الناس حضرت ابن عباس بھی اسکے معنے موت ہی لیتے ہیں (قال ابن عباس متوفیک ممیتک) دیکھو بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵ مطبع احمدی

ان آیات کا یہ مفہوم ہم ہی نہیں سمجھے۔ حضرت نبی کریم کا بھی یہی مذہب تھا۔ آپؐ نے اپنے سب سے آخری فیصلہ میں فرمایا مَا لَکُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِیِّکُمْ ھَلْ خَلَدَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ فِیْمَنْ بُعِثَ فَاَخْلُدُ فِیْکُمْ (لباب الخیار ص ۴۸) یعنے تم اپنے نبی کی وفات سے کیوں ڈرتے ہو۔ کیا کوئی نبی مجھ سے پہلے زندہ رہا ہے۔ جو میں تم میں رہوں۔ اور آپؐ نے معراج کی رات حضرت عیسیٰ کی روح کو دوسرے انبیاء کی مردہ روحوں کے ساتھ شامل دیکھا۔ فَذَکَرَ اَنَّہٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِیْسَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ (رواہ مسلم) دیکھو مشکوۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باب المعراج۔ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ دوسری حدیث میں ہے۔ اور حاشیہ والے بزرگ مانتے ہیں۔ کہ رؤیتھم فِی السَّمَاءِ محمولۃ علٰی رؤیۃ ارواحھم متمثلۃ۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ارواح تمام انبیاء کے آسمان پر موجود ہیں۔ عیسٰی کی خصوصیت نہیں۔ پھر اس کے بعد صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع ہوا۔ وہ بھی اسی بات پر ہوا۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ درّ المنثور جلد ۴ صفحہ ۳۱۸ میں یہ بیان لکھا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ فرمارہے تھے۔ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَلَا یَمُوْتُ حَتّٰی یَقْتُلَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ ۔ رسول اللہ نہیں فوت ہوئے نہ مرینگے، جب تک منافقین کو قتل نہ کرلیں۔ تو اسوقت حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کے مجمع میں آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ۔ پڑھکر سب کو خاموش کرادیا۔ اور وہ مان گئے کہ اس سے پہلے بھی کوئی نبی زندہ نہیں۔ خلت کے معنی اللہ تعالےٰ نے خود ہی فرما دیئے۔ افان مات او قتل یعنی خلا کی دو ہی صورتیں ہیں۔ موت یا قتل اور جبتک اس کے ساتھ صلہ الیٰ نہ آئے جاندار پر بولنے سے مراد اسکی موت ہوتی ہے +

مُردے دوبارہ نہیں آتے

وَمِنْ وَّرَائِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (پ ۱۹ رکوع ۶) اور ان مردوں کے آگے برزخ ہے قیامت کے دن تک (۲) اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ اَنَّھُمْ اِلَیْھِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔ (پ ۲۳ رکوع ۱) کتنے لوگوں کو ہم نے مارا۔ اور وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئینگے (۳) فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ (جس نفس پر موت کا حکم صادر ہو چکا ہے، اسے روک رکھتا ہے)۔

وہی ابن مریم آنیوالا نہیں

لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ میں سے ان لوگوں کو جو ایمان و اعمال صالحہ میں کامل و اکمل ہونگے خلیفہ بنائیگا جیسا کہ پہلوں کو خلیفہ بنایا۔ یعنی جیسے موسوی خلفاء کا سلسلہ تھا۔ ایسا ہی محمدی خلفاء کا سلسلہ ہوگا کیونکہ آنحضرت صلعم بموجب آیت اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ (مزمل ع ۱) مثیل موسیٰ ہیں۔ پس آنیوالا عیسٰی بھی موسوی عیسٰی کا مثیل ہونا چاہیئے۔ حرف ک جو تشبیہ کے لئے ہے اس بات کا ثبوت دیتا ہے۔ کہ مشبہ اور مشبہ بہ جدا جدا ہوتے ہیں +

(دوم) کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔ الحدیث دیکھو مشکوٰۃ باب نزول عیسٰی ابن مریم کا اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ فرمانا اس بات کا مشعر ہے۔ کہ یہ ابن مریم امت محمدیہ میں سے ہمیں میں کا ایک فرد ہوگا اور اسپر ابن مریم کا اطلاق بوجہ غایت مشابہت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خوبصورت کو چاند اور بہادر کو شیر کہتے ہیں۔ اور موافق آیت قرآنی وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا وَکُتُبِہٖ وَکَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ؏ (آخر سورۃ تحریم پ۲۸) مومن بھی اپنی روحانی منزل میں ایک وقت مریم ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے سوراخوں کی حفاظت کرے۔ پھر جب اسمیں کلام ربانی کا نفخ ہوتا ہے۔ تو وہ ابن مریم کہلاتا ہے۔ اور نزول کے لفظ سے یہ نہ سمجھو کہ آسمان سے اترنا ضروری ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم کے لئے بھی آیا ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ (پ۲۸ ع ۱۸) اللہ نے تمہاری طرف یاد دلانیوالا رسول بھیجا۔ جو تمہیں آیات پڑھکر سناتا ہے۔ حالانکہ یہ مسلم ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم آسمان سے نازل نہیں ہوئے تھے دراصل اسکا مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح موعود ایسے وقت میں نازل ہوگا۔ کہ اسباب شہرت و تبلیغ بہمہ وجوہ مکمل موجود ہوں گے۔ اور وہ آسمانی ہتھیاروں سے مسلح ہوگا+

(سوم) دونوں کے حلیوں میں اختلاف ہے۔

چنانچہ مسیح ابن مریم کا حلیہ حدیث میں یہ ہے (ابن عمر قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ (بخاری جلد۱ مطبع احمدی صفحہ ۴۸۹) فرمایا نبی صلعم نے میں نے عیسیٰ کو معراج کی رات دیکھا تو وہ سرخ رنگ کا تھا۔ گھنگریالے بال۔ چوڑا سینہ

اور آنے والے مسیح کے بارے میں فرمایا۔ بینما انا نائم اطوف بالکعبۃ فاذا رجل ادم سبط الشعر فقلت من ھذا قالوا ابن مریم (بخاری جلد۱ صفحہ ۴۸۹) کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے گندم گوں سیدھے بالوں والا ہی مشکوۃ میں بھی ایک حدیث ہے فرأیت رجلاً ادم

چہارم۔ یہ مقدمہ پہلے فیصل ہو چکا ہے چنانچہ ملاکی نبی کی کتاب باب ۴ درس ۵ میں ہے۔ خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کے اعتقاد میں الیاس جو آتشین رتھ پر زندہ آسمان پر چڑھایا گیا تھا۔ مسیح سے پہلے پھر دوبارہ آنے والا تھا۔ مگر جب یہ سوال مسیح ابن مریم کے آگے پیش ہوا۔ تو اسنے جوابدیا۔ وہ متی باب ۱۱ درس ۱۳-۱۴ میں مذکور ہے کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی۔ اور الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ متی باب ۱۷ درس ۱۰-۱۱ میں بھی یہی ذکر ہے۔ یہ چار زبردست ثبوت ہیں۔ اسبات کے کہ مسیح آنے والا وہی مسیح ابن مریم نہیں۔ بلکہ اسکی روح وقوت میں کوئی اور آنے والا تھا اور اس قسم کے بروزی نزول کے قائل اکثر صوفیا کرام بھی ہیں+

امام مہدی و مسیح موعود ایک ہی ہے

مسند احمد جلد۲ صفحہ ۴۱۱ میں یہ حدیث ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یُوشِکُ مَن عَاشَ مِنکُم ان یَّاتِیَ عِیسٰی ابنُ مَریَمَ اِمَامًا مَھدِیًّا وَّحَکَمًا عَدلًا فَیَکسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقتُلُ الخِنزِیرَ وتضع الجزیۃ وتَضَعُ الحَربُ اَوزَارَھَا۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو تم میں سے زندہ رہیگا۔ وہ پائیگا عیسیٰ بن مریم کو امام مہدی حکم عدل پس توڑے گا صلیب کو اور قتل کریگا خنزیر کو اور چھوڑدیگا جزیہ یعنی لڑائی اپنے ہتھیار رکھدے گی*

یہ حدیث صراحت سے بتارہی ہے کہ آنے والا مسیح ہی امام مہدی۔ ہے۔ اسکے علاوہ دوسری حدیث ہے۔ جو ابن ماجہ میں ہے۔ مطبوعہ مصر صفحہ [illegible] لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم پھر بہت سی علامات اور نشانات ہیں جو مسیح اور مہدی کے لئے ایک ہی بیان کئے گئے ہیں۔ اور پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ بخاری و مسلم میں نزول المسیح کا ذکر تو ہے۔ مگر مہدی کا مذکور نہیں۔

یہی صدی ظہور مہدی کیلئے تھی

مسیح و مہدی کا فرض منصبی ہے۔ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر۔ اس کا غلبہ اسی زمانہ میں ہے۔ اور اس کے اعداد بھی ۱۸۹۷ ہیں۔ اور یہ کسر صلیب کسی جنگ و جہاد سے نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو بات عقیدہ کے متعلق ہو وہ ہمیشہ دلائل سے رد کیجاتی ہے، اور تضع الحرب اوزارھا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مہدی تلوار سے جہاد نہیں کریگا۔ (۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا۔ اور پھر اس صدی کے لئے ایسے مجدد کی بعثت جو فتن صلیبیہ کو دور کرنیوالا ہو ضروری ہے یہ حدیث سے ثابت ہے پڑھو یہ حدیث مشکوٰۃ کتاب العلم میں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (رواہ ابوداؤد) اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا ہے۔ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر جو اسکے دین کو تازہ کرے کل مائۃ سنۃ کے یہ معنی لیں۔ کہ جسقدر سن دنیا میں رائج ہیں۔ انکا سر ہو تو یہ بھی اسی چودھویں صدی سے مخصوص ہے۔ خوب غور کرکے دیکھ لو۔ اور یہ فرض ہمارا نہیں کہ اس سے پہلے ہم مجددین کے نام بتائیں۔ جیساکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبیوں پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ مگر سب کا نام بتانا ہمارا فرض نہیں۔ اور اس حدیث کی تائید سورۃ قدر سے ہوتی ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم میں بتایا گیا ہے۔ کہ نزول ملائکہ اور کلام ہر ۸۳ سال کے بعد ہوتا ہے۔ (۳) حضرت موسیٰ موافق تاریخ یہود سنہ ۲۳۶۸ ہبوط آدم میں پیدا ہوئے۔ اور ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر پاکر ۲۴۸۸ میں فوت ہوئے۔ اور یہودی تاریخ کے مطابق حضرت عیسیٰ کی پیدائش سنہ ۳۷۶۰ ہبوط آدم میں ہوئی۔ یہ سنہ ۱۲۷۲ برس کا فیصلہ ہے۔ پس حضرت نبی کریم کے اتنے ہی سال بعد مسیح محمدی کا ظہور ہونیوالا تھا۔ (۴) ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(پارہ ۴ رکوع ۴) میں بھی یہی اشارہ ہے۔ کہ جیسے بدر کے میدان میں بحالت غربت مومنوں کی امداد فرمائی ایسے ہی جب اسلام پر "فیعود غریبا" کا زمانہ آئیگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان کی خاص نصرت فرمائیگا۔ ہلال کیساتھ اسلام کو تعلق ہے۔ بلکہ یہ قومی نشان ہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون میں نور کی تکمیل مطابق قانون قدرت چودھویں صدی میں ہونی چاہیئے۔

(۵) يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ (الم تنزیل السجدہ ۴) سے یہ واضح ہے کہ ہزار سال کے بعد انتظام روحانی ملتا ہے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ یعنے تین سو سال خیر القرون ہے۔ اسکے بعد ہزار سال یعنے تیرہ سو گذرنے پر چودھویں صدی میں عظیم الشان مجدد کا ظہور ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے باب الانذار والتحذیر۔ میں رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ نبوت رہیگی جبتک اللہ چاہے پھر اٹھالیگا پھر اسکے بعد خلافت ہوگی۔ پھر قہری حکومت۔ ثم تکون خلافۃ علی منہاج نبوۃ۔ پھر منہاج نبوت پر خلافت ہوگی پس یہی وہ زمانہ ہے۔ اسکے علاوہ حافظ برخوردار نے اپنے انواع میں لکھا ہے ع

تیجے اک ہزار دے گذرن تن سو سال
عیسےٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال

اور شاہ نعمت اللہ ولی کا جو مشہور قصیدہ ہے اس نے بھی یہی صدی مقرر کی چنانچہ اس کا ایک شعر ہے ؎

تاکہ بموسم حج مہدی خروج سازند
در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

کنت کنزاً مخفیاً کے اعداد ۱۲۷۹ ہیں۔ پھر آپ حسن نظامی دہلوی کا رسالہ پڑھیں۔ کہ اس میں عرب و شام کے صوفیاء و علماء کی شہادت جمع کی گئی ہے۔ جو سب کے سب متفق اللفظ اسی صدی بلکہ ۱۳۲۰ تک ظہور مہدی بتاتے ہیں۔ اور کتاب الامر میں حسن نظامی لکھتا ہے کہ حضرت امام ابن عربی نے ۱۳۳۵ھ میں ظہور مہدی کی خبر دی ہے۔

پھر کواکب دریہ میں حکیم سید محمد احسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں۔ کہ مہدی کے ماں کے پیٹ میں آنیکی شب میرے حساب سے ہے جو عسق کے عدد تیرہ سو شمسی کرتا ہوں۔ پس ان کی تشریف آوری اکیس سال بعد ۱۳۰۰ھ میں ہونیوالی ہے (دیکھو صفحہ ۱۵۵)

سراج الاخبار کابل میں ایک نظم چھپی ہے۔ ایک شعر ہے ؎

شد طلوع آفتاب از غرب، شد نزدیک حشر
فاش میگویم ترا از راز ہائے غرب و شرق

گویا اسکے نزدیک طلوع شمس مغرب سے ہو چکا ہے۔ اور علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں ایک نظم چھپی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے ۔ وہ بیقرار ہو کر لکھتا ہے ؎

یا صاحب الزمان بظہور شتاب کن
عالم ز دست رفت تو پا در رکاب کن
ظلمت گرفتہ عالم و تو چوں نشستہ
ایں عرصہ را بنور خود آفتاب کن
یا خاتم الائمہ بفریاد ما برس
بہر خدا و جد کبارت صواب کن

یہاں تک تو یہ دکھایا گیا ہے ۔ کہ اسوقت اسلام و مسلمان سخت مشکلات میں ہیں ۔ چنانچہ رسالہ شیعہ اپریل ۱۹۱۲ء میں نجف اشرف کربلا معلیٰ سامرہ و کاظمین کے علماء اسلام و مجتہدین عظام نے ایک تحریر شائع کی ہے کہ کسی زمانہ میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو ایسے روز سیاہ سے سابقہ نہیں پڑا تھا ۔ اور نہ کبھی ایسی ذلت و نکبت مسلمانوں کو پیش آئی ہے ۔ یہ اعظم حوادثات سے ہے ۔ یہ ایسا صدمہ ہے ۔ کہ دین میں کی بنیاد منہدم ہو رہی ہے ۔ اور شریعت خاتم المرسلین کے آثار معرض زوال میں ہیں" ۔ اور حدیث مشکوٰۃ جو کتاب العلم کے اخیر میں ہے ۔ ان یأتی علے الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود کا نظارہ دیکھنا ہو ۔ تو علمائے خلف مصنفہ میر قاسم علی صاحب دہلوی دیکھئے ۔ اور وکیل مشہور اسلامی اخبار کی یہ عبارت پڑھیئے " موجودہ مسلمان اسلام کی مسخ شدہ صورت ہیں ۔ جس پر اسلام کے امتیازی خط و خال کا نشان تک باقی نہیں ۔ سنجیدہ عقائد کی بجائے اباطیل و توہمات پیدا ہو گئے ہیں ۔ اعمال حسنہ کی بجائے بدعات سیئہ نے لے لی ہے"

فقراء و صوفیاء جو باطنی رنگ میں اسلام کے محافظ تھے ۔ انہوں نے اپنی تعظیم و تکریم کے علاوہ وصول الی اللہ کے وہ وہ طریقے نکالے ہیں ۔ کہ ہرگز قرآن و حدیث سے انکا ثبوت نہیں ملتا ۔ منہ پر تو خاتم النبیین ہے ۔ اور عملاً نبوت تشریعی کا دعوےٰ کر رہے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ غرض ایسے حالات میں جب کہ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کا زمانہ ہے ۔ یعنے اہل کتاب اور غیر اہل کتاب علماء اور عامی سب بگڑ چکے ہیں ۔ اور امت پر حسب پیشگوئی لتتبعن سنن من کان قبلکم یہودیت و عیسائیت کا زمانہ ہے ۔ اور حضرت اقدس ؑ کے یہ شعر صادق آرہے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خورم و خنداں نشستہ با بتان نازنین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوش نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورتہائے دین

پس صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کے ماتحت فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۤءِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والصّالحین (پ۵ ع۶) میں سے کسی نبی کی بعثت ہدایت الخلق کے لئے بہت ضروری تھی۔ جو خدا سے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہدایت پاکر مہدی ہو۔

مہدی کا مقام

اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم میں عیسے کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور آدم کا نزول ہند میں ہوا۔ پس عیسے بھی ہند میں نازل ہوگا۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲) باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا۔ و عصابۃ معہ عیسیٰ ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کیساتھ ہوگا۔ پھر (۲) تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے۔ کہ پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کیلئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو۔ اور سب کو آزادی بھی ہو۔ اور یہ خصوصیت محض ہند کو حاصل ہے۔ اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں۔ تاکہ مناسبت ظاہر ہو +

(۳) عبد اللہ بن عمر یخرج رجل من ولد حسن بن علیؓ من قبل المشرق لو استقبل بہ الجبال یھدھا و یتخذ فیھا طرقا (نجم الثاقب جلد اول صفحہ ۵۶) نے مشرقی طرف سے ظہور بتایا ہے۔ ایسا ہی ایک اور حدیث ہے۔ یخرج ناس من المشرق یوطئون المہدی سلطانہ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶) مشرق کے لوگ سلطان المشرق کی تائید کرینگے۔ دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔ پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہیئے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صفحہ ۴۰۸ حج الکرامہ میں لکھتے ہیں۔ اما محل خروجش بس مشرق است جزما۔

پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے۔ یخرج المہدی من قریۃ یقال لہ قدعہ یعنی قادیان اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے۔ اور پھر ایک اور نشان بھی ساتھ دیا ہے۔ کہ دور دور سے اسکے پاس لوگ جمع ہونگے۔ تو وہ ۳۱۳ ہوں گے۔ اور ان کے نام ایک صحیفہ مختومہ چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہوں گے +

مسند امام حنبل میں اذا رئیتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوھا فان فیھا خلیفۃ اللہ المہدی لکھکر اور بھی بتایا ہے۔ کہ وہ اہل فارس میں سمرقندی الاصل ہوگا۔ جیسا کہ ہمارا امام تھا۔ حضرت ابن عربی لکھتے ہیں ھو الخاتم العجمی لا من العرب (فصوص الحکم قلمی صفحہ ۸۴) اور اہل فارس کے لئے اخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ جمعہ) کی تفسیر فرماتے ہوئے کہ نبی جیسا امیین میں مبعوث ہوا۔ ویسا ہی پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرین میں بھی مبعوث ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کے کندھوں پر ہاتھ رکھکر فرمایا:۔ لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس اور رجال من ھؤلاء (دیکھو مشکوٰۃ جلد دوم ص۴۸۲) اور سلمان منا اہل البیت (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۷۳) سے سلمان کا اہلبیت سے ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ اس واسطے اس حدیث میں بھی کوئی اشکال نہیں۔ جس میں رجل من اہل بیتی لکھا ہے۔ اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی بعض دادیاں سادات سے تھیں۔ پھر ابوداؤد میں بروایت ابو سعید خدری یخرج رجل من امتی۔ یقول بسنتی تو ان تمام نسبتی جھگڑوں کو دور کر دیتا ہے +

نام

ابوداؤد میں صاف ہے۔ یسمی باسم نبیکم (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ) اور حضرت شاہ رفیع الدین لکھتے ہیں۔ حضرت کا نام دنیا میں محمد اور فرشتوں میں احمد ہے۔ دیکھو موضح القرآن ومبشراً برسول من بعدی اسمہ احمد۔ یہاں یہ بتا دینا بھی بے محل نہ ہوگا کہ لغت کی کتابوں میں احمد بمعنی عود لکھا ہے۔ گویا مسیح کا نزول کے وقت یہی نام ہوگا۔ اور پیشگوئی ہے اسکی قرآن مجید میں۔ پھر اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶ میں ہے۔ فانہ المہدی واسمہ احمد

آپ مقام بھی مقرر ہو گیا۔ نام بھی نسب بھی۔ اسکے بعد اگرچہ بحث طلب امر ہے۔ تو یہ کہ کسنے اس صدی کے سر پر دعویٰ کیا۔ اور کون اپنے دعوے میں کامیاب ہوا۔ اور کس پر صادقوں کے نشان پورے ہوئے۔ سو اسکی نسبت میں عرض کرتا ہوں +

کہ اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کرنیوالا بزرگ ایک ہی ہے۔ جس کا نام ہے

"مرزا غلام احمد قادیانی"

سنہ ۱۳ھ

حلیہ

اسکے اعداد سنہ ۱۳ بھی مبدءِ فیاض سے اس حق کو آپ ہی کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ پھر آپ ہی ہند کے خطہ پنجاب کے قریہ کریمہ قادیان میں مبعوث ہوئے۔ اور آپکا بعینہٖ وہی حلیہ ہے جو احادیث میں آیا ہے۔ (عبداللہ بن عمر) روایت رجلاً آدم کاحسن ما انت راءٍ من ادم الرجال (مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ) فسئلوا من ھذا فقالوا ھذا المسیح ابن مریم یعنی گندم گون رنگ ہوگا۔ دوم باب اشراط الساعۃ مشکوٰۃ میں المہدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف۔ مہدی مجھ سے ہوگا۔ روشن پیشانی۔ اونچی ناک۔ اسکے علاوہ حدیث الغاشیہ صفحہ ۳ میں ہے۔ زبان میں کسی قدر ثقالت۔ ریش مبارک گھنی۔ سر پر بال لمبے لمبے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمان ابرو کلاں جسم - یہ تمام حلیہ حضور پر صادق آتا تھا۔ جسکو اعتبار نہ ہو وہ تصویر دیکھ لے

مسیح موعودؑ کی خدمات

آپ نے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا - بلکہ جس بات کے لئے مبعوث ہوئے اسے پورا کر کے چھوڑا۔ آپ نے باوجود بہت سی مخالفتوں اور بڑے بڑے لاٹ مولویوں کی سر توڑ کوششوں اور امراء کی عداوتوں اور غیر مسلموں کی معاندانہ روکوں کے ایسی جماعت پیدا کر لی۔ جو قرآن مجید و احادیث شریف پر جان نثار کرنیوالی اور دین و دنیا میں انہیں اپنا رہبر بنانے والی ہے - ایک نبی کے لئے سب سے بڑھکر یہی کامیابی ہے - کہ وہ اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑ جائے - جو اسکے مقاصد کی تکمیل کرنیوالی ہو۔ آپ نے وفات مسیح کو قرآن و حدیث و انجیل و تاریخ سے ثابت کر کے صلیب پر وہ کاری حربہ چلایا - کہ اسکے کسر میں کچھ شبہ نہیں رہا - کیونکہ صلیب پرستی کا اصل الاصول یا روح رواں تو مسیح کی زندگی ہے جب اسکا مردہ ہونا ثابت ہوا - تو پھر کچھ بھی نہیں (۲) قرآن مجید کی طرف تمام دنیا کی توجہ کر دی اور بتایا کہ برہان من ربکم یہی کتاب ہے - اور اس کی تعلیم کی برکت سے آدمی صاحب الہام اور مورد وحی خداوند ذوالجلال والاکرام ہوتا ہے - (۳) رسول اللہ صلعم کی ذات ستودہ صفات پر جسقدر اعتراض غیر مذاہب کی طرف سے ہوتے ہیں - آپ نے نہ صرف انکا دندان شکن جواب دیا - بلکہ جن معجزات پر وہ اعتراض کرتے تھے - آپ نے نشانات صدق دکھلا کر تمام انبیاء کی عظمت دلوں میں قائم کر دی - اور اعلان کیا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

(۴) قرآن مجید کے وہ حقائق و معارف بیان کئے کہ لا یمسہ الا المطھرون - واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ کے مطابق آپ کا متقی و مطہر و مزکی ہونا ثابت ہو گیا (۵) مسئلہ دعاء پر از سر نو دنیا کا ایمان قائم کیا - آپ کے مستجاب الدعوات ہونیکے ہزاروں آدمی گواہ ہیں - بلکہ چار لاکھ آدمی فرداً فرداً شہادت دے سکتا ہے - (۶) جہاد کے مسئلہ کو کھول کر گورنمنٹ کی وہ خدمت بجالائے - کہ تمام مولویوں اور پیروں کی مجموعی قوت بھی یہ کام نہ کر سکتی تھی۔

پھر اسکے علاوہ مندرجہ ذیل وہ باتیں ہیں جن میں آپ اپنے ہمعصر فضلاء و فقراء سے ممتاز تھے - آپ کے امام صادق ہونیکا ناممکن التردید ثبوت ہیں

ثبوت صداقت

(۱) آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا - کہ میرے مقابلہ میں کسی کی دعاء قبول نہ ہوگی، جو میری ذلت کا خواہاں ہو - وہ خود ذلیل ہوگا -

(۲) طاعون کی شدت میں اعلان فرمایا - کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نے مجھے فرمایا۔ کہ تیرے دار کا محافظ ہوں۔
اور بالخصوص تو طاعون سے محفوظ رہے گا۔ انی
احافظ کل من فی الدار۔ انی احافظک خاصۃ

(۳) جو مجھ سے ان الفاظ میں مباہلہ کریگا۔ کہ
جو گمراہ ہو۔ وہ پہلے مرجائے۔ وہ ضرور پہلے مریگا +

(۴) سو دو سو بیمار بذریعہ قرعہ اندازی تمام
صوفیا میں تقسیم ہوں۔ تو میرے بیمار صحت پانے میں
سب سے بڑھ جائیں گے۔

(۵) میری بعض کتابوں کی مثل تمام علماء
و فضلاء اپنی مجموعی طاقت سے نہیں لا سکتے +

(۶) جو قرآن مجھے دیا گیا۔ وہ کسی کو نہیں۔ منکر
اس معجزے کے مقابل میں تفسیر لکھے۔

(۷) دو سو سے زیادہ نشان آپکے ہاتھ پر
ظاہر ہوئے۔ حقیقۃ الوحی۔ کرامات المہدی
تریاق القلوب پڑھیے۔

(۸) آپ کی قوت قدسیہ سے جیسا کہ پہلے
خدا نے اطلاع دی تھی۔ I shall ....
give you a large party
of Islam
دیکھو براہین احمدیہ کئی لاکھ مسلمان ہوئے جو بحیثیت
مجموعی تقویٰ و طہارت میں اپنی نظیر آپ ہیں۔

(۹) آپ نے ابتدائے عہد میں خدا سے
خبر پاکر اطلاع دی کہ واللہ یعصمک من الناس
اللہ تجھ کو لوگوں سے بچائے گا۔ یعنی میں اپنی طبعی موت
سے مظفر و منصور اسی سال سے پانچ چھ برس کم
عمر پاکر (دیکھو نصرۃ الحق ص) فوت ہونگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا۔ آپ پر نہ صرف کفر کے بلکہ خون مباح
ہونے کے فتوے بھی دیئے گئے جھوٹے خونی
مقدمات بھی بنائے گئے۔ مگر کسی کا وار نہ چل سکا

(۱۰) آپ کی تعلیم جس کے لئے بطور نمونہ کشتی نوح
پڑھ لینی چاہیئے۔ ایسی معتدل اور افراط و تفریط
سے پاک ہے۔ کہ دنیا کے لوگ آہستہ آہستہ وہی
مان رہے ہیں۔ اب سب نے تسلیم کر لیا کہ
وحدت بذریعہ امام قائم رہ سکتی ہے۔ نہ کہ انجمنوں کے
ذریعے (۲) تمام مشکلات کا حل مہدی پر ایمان
لانے پر موقوف ہے (۳) اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور
اطاعت ضروری ہے۔ (۴) سچا مذہب وہی ہے جو
اپنے صدق کے نشان اپنے پیروؤں میں دکھلائے
الہام کا سلسلہ تا روز قیامت جاری ہے۔

(۶) دنیا میں ایک ہی انسان کامل تھا جس پر تمام
کمالات انسانیت و نبوت کا خاتمہ ہوا۔ وہ نبی اکرم
تھا۔ وغیر ذلک۔

پھر راستبازوں کی پہچان کے جو اصول
قرآن مجید میں مقرر ہیں۔ وہ سب آپ پر صادق
آئے (۱) سچے نبی کی مخالفت بہت سخت غیر معمولی
طور سے ہوتی ہے۔ اور اسکے معترضین وہی کہتے
ہیں۔ جو اگلے انبیاء کے منکرین کہتے تھے۔ ما یاتیھم
من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (ب) ما یقال
لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک (۲) وہ مامور
اپنے سے پہلے راستبازوں کی تصدیق کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصدق قالما معکم (۳) فساد عالم کیوقت ظاہر ہو۔ ظہر الفساد فی البرّ والبحر (۴) تبلیغ حق میں کسی سے ڈرے نہیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے نہ صرف خویش واقربا بلکہ تمام مذاہب عالم کو اپنا جانی دشمن بنالیا۔ اور اپنی جائداد اپنا مال وغیرہ سب کچھ نثار کر دیا لایخشون احدًا الا اللہ۔

(۵) اس کی پہلی زندگی پر کوئی عیب نہ لگایا جا سکے۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ قبل از دعویٰ جو حضور کی زندگی کے سال گذرے ہیں، ان پر کوئی حرف نہیں لگایا جا سکتا۔ اور کئی بار اعلان کیا گیا ہے۔ کوئی گناہ تو ثابت کرو۔

(۶) نصرت الٰہی ہر مصیبت میں انجام کار اسکے شامل حال ہو۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ جسقدر مقدمات ہوئے۔ جسقدر مصیبتیں پڑیں۔ انجام پر فتح آپ ہی کے لئے تھی۔ والعاقبۃ للمتقین۔

(۷) اپنی موت کی تمنا مقابلہ پر کر دے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔ حضور فرماتے ہیں ؎

گر تو می بینی مرا پر فسق و شر ۔ گر تو دیدستی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را ۔ شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

بلکہ ایکبار مولویوں کو نام بنام مباہلہ کے لئے بلایا۔ اور بڑی تحدّی سے بلایا (دیکھو انجام آتھم) کوئی مقابل پر نہ آیا۔ پھر بھی کئی آپ کی زندگی میں سانپ کے ڈسنے اور طاعون اور دیگر غیر معمولی مہلک بیماریوں سے مرے۔

پھر قرآن مجید میں نبی کریم کی صداقت کے بارے میں یہ آیت ہے۔ (الحاقہ۔ ع ۱)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۔ کہ اگر اپنی طرف سے بات بنا کر ہمارے ذمے لگائے۔ تو ہم دائیں ہاتھ سے اسے پکڑ لیں۔ اور اس کی رگ جان کاٹ دیں

اب دیکھئے حضرت اقدس کا دعویٰ ہے کہ میری طرف خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اور مجھ اس وحی کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم اور نبی کریمؐ کی وحی پر ایمان ہے۔ اور اپنے اس دعوے پر مؤکد قسموں کے ساتھ اپنی وفات تک بڑے استقلال سے قائم رہے ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء کا الہام براہین میں مندرج ہے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، ۱۹۰۸ء میں آپ فوت ہوئے۔ زمانہ نبوی یعنی ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ تک اس دعوے پر قائم رہنا۔ اور پھر آپکا کامیاب فوت ہونا اور قطع وتین نہ ہونا اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ آپ خدا کی طرف سے سچے مامور تھے۔ اور تاریخ کوئی مثال ایسی پیش نہیں کرتی، کہ جھوٹا مدعی نبوت باوجود اپنے دعویٰ نزول وحی من اللہ پر قائم رہنے کے اتنے سال زندہ رہا ہو اس سلطنت دنیاوی میں کوئی جعلی حاکم زندہ نہیں رہ سکتا۔ فوراً اسکا مواخذہ ہوتا ہے۔ تو کیا خدا کی سلطنت میں کوئی اس کیطرف سے جھوٹا فرستادہ بنکر سکھ پا سکتا ہے۔

(دوم) صادق رسول کا نشان ہے فلا یظہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ یعنے غیب کا اظہار کسی پر نہیں کرتا۔ مگر رسولوں پر جسے پسند کرے۔ اس صفائی و کثرت کے ساتھ غیب کو رسولوں کے سوا کسی پر ظاہر نہیں کرتا اب آپ کی مختلف پیشگوئیوں کو جن کی تفصیل "حقیقت الوحی" "تریاق القلوب" میں مل سکتی ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ اور مجھے اس زمانے میں کوئی ان کے مقابل کا شخص بتاؤ۔ جسکی پیشگوئیاں اس صفائی اور اس کثرت کے ساتھ باوجود شدید مخالفتوں کے پوری ہوئی ہوں۔ اور ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں اعلاء کلمۃ اللہ مقصود ہو۔

مثال کیطور پر عرض کرتا ہوں۔ براہین احمدیہ میں ایسے وقت کا الہام درج ہے۔ جبکہ آپکو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ (صہ ۲۴۱ ۱۸۸۰ء) کہ یاتون من کل فج عمیق اور یأتوک من کل فج عمیق اور ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ فحان ان تعان وتعرف بین الناس۔ یعنی وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آئیں گے۔ تحفے تحائف لائیں گے۔ تو کثرت مخلوقات سے گھبرا کر ان سے منہ نہ پھیر لینا۔ وہ وقت قریب ہے۔ کہ تو لوگوں میں پہچانا جائے اور مشہور ہو۔ یہ باتیں ایسے وقت میں اعلان کی گئیں جبکہ بظاہر حالات کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ قادیان میں امریکہ افریقہ اور دور دراز علاقوں سے لوگ چلکر آئینگے۔ باوجودیکہ وہ ایک گاؤں ہے جس میں باعتبار لباس باعتبار نزہت گاہ باعتبار آب و ہوا۔ طرز معاشرت باشندگان تجارت کوئی خصوصیت اور دلکش چیز نہیں۔ پھر خدا کا نشان پورا ہوا۔ اور اس وقت بھی قادیان میں اطراف واکناف عالم کابل۔ مالابار کشمیر۔ غزنی۔ بنگال۔ عرب و شام کے لوگ موجود ہیں۔ اور ہر ایک فرد خدا کا ایک نشان ہے (۲) پھر ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء کو اشتہار دیا۔ کہ میں نے ملائکہ کو دیکھا۔ کہ وہ طاعون کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور اب یہ مرض اگر توبہ نہ کرو گے۔ پھیلیگا۔ چنانچہ پھر اسکے بعد وہ تباہی اس ملک ہند میں پڑی۔ ہر طرح پر متفق اللفظ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ اس بیماری کا نہ کوئی علاج ہے۔ نہ موسم مقرر نہ کوئی قاعدہ (۳) ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو خوفناک زلزلہ آیا۔ اس کی نسبت پہلے بذریعہ اشتہار اطلاع دی۔ عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ اور زلزلہ کا دھکا۔ غرض اس قسم کے بیسیوں نشانات ہیں۔ کس کس کو گنواؤں۔

پھر دیکھو۔ تزلزل در ایوان کسرٰی فتاد کا پرانا الہام تھا۔ ایران کی بدامنی اور بادشاہ کی معزولی سے کس طرح پورا ہوا۔ (۴) امریکہ میں ڈوئی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور جس کے جاہ و جلال کا یہ حال تھا۔ کہ ایک شہر کی بنیاد رکھی سپیشل ٹرینیں چلتیں۔ کئی کروڑ روپیہ جمع تھا اور جس نے اس گھمنڈ میں کہا۔ کہ میرا کام یہ ہے۔ کہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے لوگوں کو جمع کر دوں۔ اور مسیحیوں کو اس شہر میں آباد کر دوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہانتک کہ وہ دن آئے۔ کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹایا جاوے۔ وہ حضور کی دعا سے بموجب پیشگوئی ہلاک ہوا۔ ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں لکھا تھا۔ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تب بھی سمجھو اسکے صیحون پر آفت آنیوالی ہے۔ (۵) پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم ہوا تھا۔ اب ان کی دلجوئی کیجائیگی۔ یہ الہام ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوا۔ تمام اعلیٰ افیسروں اور پارلیمنٹ سے بھی یہی جواب ملا۔ کہ تقسیم بنگالہ قطعی فیصلہ ہے۔ مگر آخر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کارونیشن دربار میں خود ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے اعلان ترمیم فرماکر دلجوئی فرمائی۔

غرض یہ وہ شاہد صادق ہیں جن سے آپکا منجانب اللہ مامور ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اب میں دکھاتا ہوں۔ کہ وہ نشانات جو مہدی سے مخصوص تھے۔ وہ بھی آپ ہی کی ذات میں پورے ہوئے۔

(۱) لکھا تھا کہ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ (سنن دارقطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی مہدی کیوقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک تو چاند کو گرہن لگیگا رمضان میں گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ میں یعنی تیرھویں کو اور پھر سورج کو گرہن لگیگا۔ گرہن لگنے کی تاریخوں سے درمیانی رات میں یہ جو مشہور ہے۔ کہ پہلی رات کو گرہن لگے گا۔ نہیں معلوم کہ لگیگا کس کو قمر کا اطلاق تین رات کے بعد ہوتا ہے۔ ھو بعد ثلث لیال الی اٰخر الشھر (لسان العرب) پھر نظام شمسی میں تبدیلی قبل از قیامت خلاف ہے۔ آیت لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَھَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّھَارِ کے (سورہ یٰسٓ) یہ حدیث سنی شیعہ میں متفق علیہ ہے۔ دیکھو فتاوٰی حدیثیہ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱ مولوی حافظ لکھو کے والے خوب سمجھے ہیں اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں لکھتے ہیں:۔

تیرہویں چن اٹھیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے

اور یہ حدیث مطابق ہے آیت فاذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذٍ این المفر کے نشان ۱۳۱۳ھ ماہ رمضان میں پورا ہوا۔

دوم۔ اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۸ میں حدیث درج ہے۔ کہ اذا نادیٰ منادٍ من السماء ان الحق فی آل محمد و ینادی من الارض ان الحق فی آل عیسیٰ۔ یہ وہ وقت ہے جب مسلمانوں (آل محمدؐ) اور عیسائیوں (آل عیسیٰ) میں جنگ مقدس ہوئی۔ بمقام امرتسر تو ہمارے امام نے پیشگوئی کی۔ جون ۱۸۹۳ء کو کہ وہ فریق جو عمداً حق سے گریز کر رہا ہے۔ پندرہ ماہ کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے۔ چونکہ اس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خوف سے کچھ رجوع الی الحق کیا ۔ اور آنحضرت
کو دجال کہنے سے توبہ کی مہلت دی گئی لیکن
پھر حق پوشی اور قسم کھانے سے انکار کرنے پر دو برس
پندرہ ماہ میں ۲۷ جولائی سنہ ۹۶ء کو مر گیا ۔

سوم ۔ مسک العارف صفحہ ۱۳۱ دیکھئے ۔

ابو جعفر باقر علیہ السلام سے روایت ہے ۔ کہ جب
ماہ رمضان میں جمعرات کو آواز آوے ۔ تو اس کو سنو
(رواہ نعیم بن حماد) چنانچہ ۱۴ رمضان سنہ ۱۳۱۰ھ حضرت
مسیح موعود کو مکاشفہ ہوا ۔ کہ ایک ملایک شداد و غلاظ
میں سے با آواز بلند کہتا ہے ۔ کہ لیکھرام کہاں ہے (دیکھو
برکات الدعاء ٹائٹل) پھر دن کے آخر حصہ میں شیطانی
آواز اٹھیگی ۔ فلاں مظلوم مارا گیا (وفی آخر النہار
صوت ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل
مظلوما) پھر لوگوں پر بہت مشکلات پڑیں گی مگر
سچی آواز وہی ہے ۔ جو مہدی کے نام سے رمضان
میں ہو ۔ (و علامتہ ان ینادی باسم المہدی)
چنانچہ لیکھرام کی نسبت ۲۰ فروری سنہ ۹۳ء کو شائع
فرمایا کہ ہیبت ناک طور پر چھ سال کے اندر ہلاک
ہو گا ۔ (دیکھو برکات الدعاء کرامات الصادقین)
چنانچہ اس کے قتل پر ۶ مارچ سنہ ۹۷ء بہت شور
و غوغا ہوا ۔ آپکی خانہ تلاشی بھی ہوئی ۔ مگر آخر وہی حق
بات تھی ۔ جو مہدی کے نام سے ظاہر ہوئی ۔

چہارم ۔ دابۃ الارض کا ظہور ہوا ۔
جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرمایا ۔ وَاِذَا وَقَعَ
الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۔
(۲۰ النمل رکوع ۶) کہ جب انپر فرد جرم لگجائے گا تو ہم
زمین سے ایک کیڑا نکالینگے ۔ جو لوگوں کو زخم کریگا ۔
اس سزا میں کہ وہ ہماری آیات پر ایمان نہ لاتے تھے ۔
بلا شبہ یہ اجرام طاعونی کی طرف اشارہ ہے ۔
جو سب نے مان لیا ۔ کہ زمین سے ہیں ۔ اور یہ جو
بعض علماء نے لکھا ہے ۔ کہ وہ ایک جانور ہے
طول اسکا ۶۰ گز سر گائے کی مانند آنکھ خوک کی مانند
کان مانند فیل ۔ گردن مانند شتر مرغ سینہ مانند شیر
دم مانند دنبہ وغیر ذالک (معیار المسیح) یہ اس بیماری
کے تمثلات ہیں ۔ جو مختلف اشخاص کو انکی فطرت
و حالات کے مطابق نظر آئے ۔ اور یہ ایک مانی ہوئی
بات ہے ۔ کہ بیماری آنے سے اونٹ ہاتھی وغیرہ
کی شکلیں خواب میں نظر آتی ہیں ۔

پنجم ۔ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا
ظہور جس کے معنی ابوداؤد صفحہ ۲۳۸ جلد ۲ کی
حدیث سے حل ہوتے ہیں ۔ و یہلک اللہ
فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام
جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں ہوا جبکہ تمام
مشہور مذہبوں کے قائمقام موجود تھے ۔ آپ کو
۲۱ دسمبر سنہ ۹۶ء الہام ہوا ۔ مضمون بالا رہا ۔ سو اسکے
مطابق ۲۷ دسمبر سنہ ۹۶ء باتفاق لوگوں نے تسلیم
کیا ۔ کہ یہ مضمون سب سے اعلیٰ ہے پھر اسکے بعد
نہ تو آپ کے دلائل کے سامنے کوئی عدو ٹھہرا نہ
آپ کی دعا کے مقابلہ میں بشرط منظوری کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ رہا۔ اور یہ حدیث پوری ہوئی۔ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الامات ۔مشکوٰۃ حدیث نواس ریح نفس سے انفاس طیبہ و کلمات مقدسہ مراد ہیں۔ ورنہ مسیح کوئی سانپ نہیں۔ کہ اس کے دم میں کوئی زہریلا اثر ہو۔

ششم۔ خروج دجّال و یاجوج ماجوج۔ ان دونوں کے متعلق یہ بات مدّنظر رہے۔ کہ ان کے حالات و اشکال حضور نبی کریم صلعم نے خواب و کشف میں دیکھے ہیں۔ چنانچہ جہاں دجال کا ذکر ہے ' وبینا انا نائم رأیتنی اطوف بالکعبۃ الیٰ اٰخر الحدیث کہ میں سوتا تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ فاذا رجل احمر اعور العین قلت من ھٰذا قالوا الدجال۔ (رواہ مسلم عن ابن عمر) اسی طرح یاجوج کی نسبت ہے کہ رسول اللہ صلعم یہ کہتے ہوئے اٹھے۔ لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب وحلق باصبعہ الابہام۔ جو اشارہ ہے ہزار کی طرف مکاشفات یوحنا سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ جب ہزار سال ہو چکینگے۔ شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا۔ چنانچہ نبی کریمؐ کے ہزار سال بعد ان اقوام کا ممالک غیر پر غلبہ ہوا۔

پس خواب و کشف کے معانی اسی علم کی کتابوں سے دیکھے جائیں گے۔ یعنی تعبیر ناموں سے اور اسکا نام مجاز نہیں جیسا کہ سورہ یوسف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسفؑ نے بادشاہ کے خوابوں کی تعبیر فرمائی۔

دوم۔ دجال کی نسبت لکھا ہے۔ کہ اسکی فتنے سے سب انبیاء ڈراتے آئے ہیں۔ اور یہ عظیم الشان فتنہ ہے۔ پس اس سے بچنے کے لئے جامع الدعاء الحمد میں ولا الضالین کا لفظ ہے۔ اور کنز العمال جلد ۶ میں حدیث ہے۔ یخرج فی اٰخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یہاں دجال کے لئے جمع کا صیغہ ہے (۲) پھر دجال کی نسبت متفق علیہ اور صحیح حدیثیں متفرق ہیں ایک مشکوٰۃ کو اٹھائیے۔ اور مفصلہ ذیل اختلاف دیکھئے۔ جو مینے معیار الصادقین میں لکھے ہیں۔

۱۔ دجّال جوان ہے۔	۱۔ دجال زمانہ نبوی میں موجود
۲۔ چالیس روز رہیگا۔	۲۔ چالیس برس۔
۳۔ اسوقت سخت قحط ہوگا۔	۳۔ دجال کے تابعین بڑی آسائش میں ہونگے۔
۴۔ دجال کی دائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔	۴۔ دجّال کی بائیں آنکھ عیب والی۔
۵۔ دجّال کی آنکھ انگور کی مانند ابھری ہوگی۔	۵ ابھری ہوئی نہ ہوگی بلکہ مٹی ہوگی۔
۶۔ بین الشام والعراق نکلے گا۔	۶۔ مشرق سے نکلیگا۔ تمیم داری نے مغرب میں دیکھا۔
۷۔ ایکدن سال کا ایکدن مہینہ کا ایکدن ہفتہ کا۔	۷۔ دن ایسے چھوٹے کہ جیسے ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی۔ اور جل بجھے۔
۸۔ جنّت و نار اسکے ساتھ ہوں گے۔	۸۔ روٹی پانی سے بھی ذلیل ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۔ مکہ مدینہ سے رو کا جائیگا۔ | ۹۔ نبی کریمؐ نے اسے کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔

سو اس سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دجال کی وحدت نوعی ہے۔ اور یہ ایک قوم کا نام ہے جبھی تو حلیئے رنگ عمر شکل احادیث میں مختلف بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی تائید لغت سے بھی ہوتی ہے۔ دیکھو تاج العروس۔

الدّجال من الدجّالة طائفة عظیمة یحمل المتاع للتجارة۔ کہ یہ ایک طائفہ عظیمہ کا نام ہے۔ پھر نبی کریمؐ نے جو یہ فرمایا۔ کہ من قرأ العشر الاواخر من سورة الکھف عصم من فتنة الدجال۔ (رواہ الترمذی) ومن حفظ عشر آیات من اول سورة الکھف عصم من فتنة الدجّال۔ (مسلم، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۴۳) اس میں سب کچھ بتا دیا۔ کیونکہ سورہ کہف کے اول میں ذکر ہے۔ وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا (اور ڈرائے انکو جنہوں نے اللہ کا بیٹا قرار دیا) اور آخر میں ہے۔ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوة الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعًا جن کی تمام کوششیں دنیا کے ساز و سامان پر لگی ہیں۔ وہ عجیب عجیب صنعت کاریاں کرتے ہیں۔

سوم۔ دجال کے لئے جو کچھ لکھا ہے۔ اگر وہ اپنے ظاہر پر پورا ہوتا تھا۔ اور واقعی اس کے نیچے ستر گز لمبا گدھا ہوتا تھا۔ اور اسکی وہی شکل و شباہت طرز ہوتی تھی۔ جو علماء اپنے ذہن میں جمائے بیٹھے ہیں۔ تو بتاؤ صحابہ میں اسکے متعلق کیوں اختلاف ہوا۔ اور کیوں ابن صیاد کو وہ دجّال سمجھے حالانکہ وہ مدینہ میں تھا۔ اور دجال مدینے میں داخل نہیں ہوگا۔ یہانتک کہ نبی صلعم نے بھی تردید نہ فرمائی۔ بلکہ ان یکن ھو کہا۔ دیکھو مشکوٰة قصہ ابن صیاد کی احادیث۔ انی سمعت عمر یحلف علیٰ ذالك عند النبی صلعم فلم ینکرہ۔ متفق علیہ حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی حضور نبوی میں قسم کھا کے کہتے ہیں۔ ابن صیاد دجال ہے۔ اور آپ انکار نہیں فرماتے۔ یہ نہ کہیئے عام دجالوں میں سے ایک دجال پر قسم کھاتے ہیں۔ مشکوٰة الفصل الثانی میں روایت ہے۔ کان ابن عمر یقول واللہ ما اشك ان المسیح الدجال ابن صیاد (رواہ ابوداؤد) یعنی المسیح الدجّال ابن صیاد ہے۔

چہارم۔ یاجوج ماجوج کا مادہ جو ہے۔ اجت النار اجیجًا تلھبت۔ آگ بھڑک اٹھے۔ اور اج الماء اجوجًا پانی موجزن ہوا اس سے ظاہر ہوا۔ کہ وہ آگ و پانی سے کام لینے والی قومیں ہیں۔ اور بائبل میں حزقی ایل باب ۳۸ آیت ۳ اے جوج روس اور مسک اور توبال کے سردار کہکر بالکل ہی صاف کر دیا۔ اور لنڈن گِلڈ ہال میں اس قوم کے مورثانِ اعظم کے سٹیچو ہیں۔ اور ان کے نام یاجوج ماجوج ہیں۔ اب انکے متعلق جو خبریں آپ حدیث میں پڑھیں یہ ذہن نشین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھیں۔ کہ قوم تو یہی ہے۔ دوم وہ انسان ہی ہیں جیساکہ حدیث میں ہے۔ وولد یافث یاجوج ماجوج والترک (رواہ ابن عساکر) پس اگر انکے کانوں کے لمبے ہونیکا ذکر ہوگا۔ تو ہم اس سے یہی مراد لینگے۔ جو کسی انسان کے متعلق یہ کہنے سے کہ اس کے کان لمبے ہیں۔ مراد لیجائے گی۔ اگر یہ ذکر ہوگا۔ کہ وہ بحیرہ کا پانی پی گئے۔ تو اس سے یہ مراد ہے۔ جیسے کوئی انسان کسی دریا یا جھیل کو سکھا سکتا ہے۔

اصولاً مینے عرض کردیا۔ اب جوں جوں آپ خبریں پڑھیں۔ ان اصولوں پر اسکے معنے کرلیں۔ اول یہ کہ یہ خواب وکشف کے امور ہیں دوم جن قوموں کے یہ نام ہیں۔ وہ اولاد آدم سے لیں۔ اور اس زمانہ میں ہیں موجود نظر آتی ہیں۔ اور اسوقت اپنے پورے زور شور پر ہیں یہی ان کے ظہور سے مراد ہے۔ ورنہ یہ زمانہ نبوی میں بھی موجود تھیں۔ ایسا ہی دجال کے بارے میں یہ یاد رہے۔ کہ وہ اولاد آدم سے ہے۔ اسکے متعلق جو عجائبات کا ذکر ہے۔ ان کو اسی حد تک ماننا چاہیئے۔ کہ خدا کے ساتھ شرک لازم نہ آوے۔ اور انبیاء کے معجزات کی ہتک نہ ہو۔ مثلاً لکھا ہے۔ کہ وہ ایک مومن کو قتل کریگا۔ پھر زندہ۔ مگر پھر ذبح کرنا چاہیگا۔ تو قادر نہ ہوگا۔ تو تعبیر الرؤیا کے مطابق اس سے مراد اسلام ہے۔ اسپر ایک بار حملہ کرکے پھر کبھی اسکے مٹانے پر قادر نہ ہو سکیگا۔

پنجم۔ علامات قرب قیامت جو مقرر تھیں۔ انکا اکثر حصہ پورا ہو چلا ہے۔ چند عرض کئے دیتا ہوں۔ اول تو قرآن مجید میں ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ اور جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ لینزلن ابن مریم ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا۔ اونٹنی کی سواری چھوڑ دی جائے گی۔ اب تو مدینہ کی طرف بھی ریل بننے والی ہے۔ اور اس حدیث کی پیشگوئی بھی پوری ہو چکی۔ جو باب اشراط الساعۃ میں ہے۔ کہ لا تقوم الساعۃ حتّٰی تخرج نارٌ من ارض الحجاز تضئ اعناق الابل ببصریٰ۔ اور حاشیہ پر لکھا ہے۔ کہ قد تواتر انہ خرج سنۃ اربع وخمسین وستماۃ نار من الحجاز وقد استضاء بھا ھضبات بصریٰ۔ یعنی آگ ۶۵۴ھ میں ظاہر ہوئی جس سے بصری کی پہاڑیاں روشن ہو گئیں (۲) واذا الجبال سیرت۔ پہاڑوں کے چلائے جانے میں کیا شبہ ہے۔ ہر علاقہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ پہاڑوں کے پہاڑ کھود کر دوسری جگہ لائے گئے۔ اور بڑی بڑی سلطنتیں تباہ ہو چکیں۔

(۳) واذا النفوس زوجت۔ اس پیشگوئی کے لئے اس زمانہ سے بڑھکر کونسا وقت ہو سکتا ہے۔ جب کہ محکمہ ڈاک۔ ریل۔ تار۔ تار برقی کے ذریعے نفوس ایک حکم میں ہیں۔ اب تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاز سمندر میں جاری ہیں۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں پیغام بھیج رہے ہیں۔ اپنی ہمکلام دوستوں کی تصویریں بھی سامنے آجاتی ہیں۔ (۴) و اذا الصحف نشرت۔ یاد کرو۔ ایک وہ زمانہ کہ قلمی کتاب دیکھنے کے لئے ہزار ہزار کوس کا سفر کرنا پڑے۔ یا یہ زمانہ کہ چھاپہ کی وجہ سے ایک ایک کتاب کئی کئی شکلوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں تک چھپی ہوئی موجود ہے۔ پھر یا تو وہ زمانہ کہ مہینوں تک کوئی خبر نہیں ملتی۔ یا یہ کہ صبح و شام اخبار صحیفے نکلکر اکناف عالم میں پھیلجاتے ہیں۔

پھر مشکوٰۃ کا باب اشراط الساعۃ پڑھیں

انس راوی ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے۔ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر۔ اشراط الساعۃ میں سے ہے کہ علم اٹھجائے جہل بڑھ جائے۔ زنا زیادہ ہو۔ شراب پی جاوے دوسری حدیث میں فرمایا۔ اذا ضیعت الامانۃ جب امانت ضائع ہو۔ تو قیامت کا منتظر رہ (۳) تیسری میں فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ یکثر المال۔ جب تک مال کی کثرت نہ ہو جائے (۴) تقی الارض افلاذ کبدھا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال پھینکے گی۔ یعنی ہر قسم کی مادی ترقی ہوگی۔ (۵) لا تقوم الساعۃ حتیٰ یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشھر الخ قیامت نہیں ہوگی۔ جبتک زمانہ قریب ہو گا۔ پس سال مہینے کے برابر ہوگا۔ اور مہینہ جمعہ کے برابر اور دن گھڑی کے برابر۔ اب ریلوں مشینوں کے ذریعے سالوں کے کام مہینوں اور مہینوں کے کام دنوں میں ہوتے ہیں۔

(۶) ایک حدیث اسی باب میں بروایت ابوہریرہؓ ہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ جب فئے دولتمندی بڑھانیکا ذریعہ سمجھا جاوے۔ اور امانت غنیمت سمجھی جائیگی اور زکوٰۃ چٹی۔ اور دین کے سوا اور غرض کے لئے تحصیل علم ہوگی۔ اور زن مریدی کیجائے گی۔ اور ماں باپ کے حقوق کی نگہداشت نہ ہوگی۔ اور دوستوں کی خاطر باپ سے بگاڑ ہوگا۔ مسجد میں شور و شر کیا جائے گا۔ اور قوموں کے لیڈر فاسق ہوں گے۔ اور قوم کی وکالت رذیل کرینگے۔ اور کسی کی عزت اسکے شر سے بچنے کیلئے کی جائے گی۔ اور رنڈیاں بڑھ جائیں گی۔ اور آلات لہو ظاہر ہوں گے۔ اور شراب علانیہ پی جائیگی۔ اور پچھلے لوگ پہلوں کو بیوقوف و اولڈ فیشن) کہینگے۔ اسوقت انتظار کرو۔ ریح حمرا (طاعون) کا اور زلزلہ کا اور خسف و مسخ اور پتھروں کے گرنیکا اور نشان اس طرح ظاہر ہونگے۔ جیسے ہار کی لڑی توڑ دی جائے۔ پھر موتی پے در پے گرنے شروع ہوں۔

غرض اس قسم کے نشانات قریب قیامت ہیں۔ جو پورے ہو چکے ہیں۔ اور وہ صدی بھی آچکی ہے۔ جس میں مسیح و مہدی کا ظہور ہونا تھا اور پھر مسیح و مہدی کے متعلق جو نشان تھے۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مبارک میں پورے ہو گئے معلوم نہیں۔ اب قیامت کے سوا کس بات کا انتظار ہے۔ کیا جناب مرزا کی بیعت سے اسلئے انکار ہے۔ کہ موجودہ علماء نے اسپر کفر کا فتویٰ لگایا اوّل تو کئی علماء آپ کے خدام ہیں۔

دوم حجج الکرامہ ۳۶۳ میں صاف لکھا ہے۔

چوں مہدی علیہ السلام مقابلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرمائد۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدار مشائخ و آباء باشند۔ گویند ایں مرد خانہ بر انداز دین و ملت ماست و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔ امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات جلد ۲ نمبر ۵۵ میں لکھتے ہیں۔ نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات او را علیٰ الکمال دقّت و غموض ماخذ انکار نمایند۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ علماء مہدی کی جو خیالی تصویر اپنے دماغوں میں بنائے ہوئے ہیں۔ اس کے مطابق ظاہر نہیں ہوگا۔ جبھی تو تکفیر کریں گے۔ دوم سچے مہدی کا یہ نشان بھی ہے۔ کہ اسپر کفر کا فتویٰ لگے۔ مگر اس کفر کے فتوے پر اعتبار کر کے بیعت سے انکار اخذ عزیز مقتدر سے بچا نہیں سکتا۔

میں نہایت سچے دل سے عرض کرتا ہوں کہ آنیوالا مہدی اور مسیح آچکا۔ نبی کریمؐ نے جسقدر نشان بتائے تھے۔ وہ اس میں موجود تھے۔ حتیٰ کہ بین مہر دو تین کا نشان ایسا تھا۔ اور کسی مدعی مہدویت میں موجود نہیں ہوا۔ دو زرد چادریں لیں تو ایک پیسہ میں رنگی جا سکتی ہیں۔ مگر علم الرؤیا کے مطابق دو بیماریاں ہیں۔ جو بدن کے دونوں حصّوں میں لازم حال تھیں۔ پھر فیتزوج و یولد لہ فرما کر اور یہ کہ یصلّی علیہ المسلمون فرما دیا۔ کہ اس کی تزویج پھر اس کی اولاد سب خدا کے نشانوں میں سے ہوگی۔ اور پھر یہ فرما کر اسپر مسلمان نماز پڑھینگے۔ بتا دیا کہ مسلمان وہی ہے جو مسیح و مہدی کے لئے دعائے مغفرت و ترقی درجات مانگنے والا ہو +

الفاظ بیعت

جنمیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بیعت لیتے ہیں:-

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ دو بار۔

میں (ولد / بنت) آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل (ہوتا ہوں / ہوتی ہوں) اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ (کرتا ہوں / کرتی ہوں) اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش (کرتا رہوں گا / کرتی رہونگی) اور شرک نہیں (کرونگا / کرونگی)۔ دین کو دنیا پر مقدم (رکھونگا / رکھونگی) اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش (کرتا رہونگا / کرتی رہونگی)۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں (رہونگا / رہونگی)۔ جو نیک کام مجھے بتائینگے۔ انمیں آپکا ہر طرح فرمانبردار (رہونگا / رہونگی)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین (کرونگا / کرونگی) اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان (رکھونگا / رکھونگی) + م

---

۳ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۲ دو بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت تین بار۔ ۴ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم اکتوبر کا مصباح

آٹھ اکتوبر یوم التبلیغ کیلئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مصباح جو خدمت میں حاضر ہے۔ اس میں ایک مکمل مضمون حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے ثبوت میں دیا گیا ہے۔ اور اسلئے زائد چھپوایا گیا ہے۔ کہ آپ اسکے متعدد پرچے منگوا کر اس روز بہ نیت تبلیغ تقسیم کرسکیں۔ قیمت فی پرچہ مع محصولڈاک ۲/۰ (ڈھائی آنے) ایک روپیہ کے آٹھ۔ ایک روپیہ سے کم کیلئے ٹکٹ لفافہ میں بند بھجوادیں۔ اگر ٹکٹوں کیساتھ وہ مکمل پتے بھی بھیجے جائیں جنکے نام بھجوانا مطلوب ہے۔ تو ہم یہیں سے بھجوا دینگے۔ اسطرح دوبارہ محصولڈاک خرچ نہ ہوگا*

پتہ:۔ مینجر صاحب اخبار مصباح قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

۱۵ر اکتوبر کا مصباح وی۔ پی ہوگا۔

جن مصباحی بہنوں نے تاحال ۱۹۳۲ء کا چندہ مصباح ادا نہیں کیا۔ یا اب جون تک قیمت ختم ہو چکی ہے یا ۱۹۳۲ء سے بھی پہلے کا بقایا ان کے نام ہے وہ نوٹ کرلیں کہ ایسے سب خریداروں کے نام ۱۵ر اکتوبر کا مصباح وی۔ پی ہوگا۔ جو مہربانی فرما کر وصول کرلیا جائے۔ کیونکہ ہم اس سے پہلے دو بار وی۔ پی کرکے ۸ فی وی۔ پی انکاری نقصان کرچکے ہیں نہ صرف یہ کہ اپنی خریداری برقرار رکھی جائے بلکہ مزید خریدار مہیا کئے جائیں کیونکہ مصباح کا فنڈ بہت کمزور ہو رہا ہے اگر ۱۰ر اکتوبر تک بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب صدر انجمن یا دستی قیمت آجائیگی تو وی پی روک لیا جائیگا۔ (مینجر اخبار مصباح قادیان)

مفت! مفت!! بالکل مفت!!!

پیام شفاء

عورتوں کے مخصوص امراض جو ایک حدتک شدید اور مہلک ثابت ہورہے ہیں اور دیگر کل امراض کی تفصیلی کیفیت اثرات اور انکے مستقل دفعیہ کی تیر بہدف علاج کتاب پیام شفا میں درج ہیں جنکے مطالعہ کے بعد ہر ایک مریضہ اپنی مرض کیمطابق دوا خود بخود تجویز کرسکتی ہے ان ادویہ کی استعمال سے ہزارہا مریضہ شفایاب ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چند روزہ استعمال کرنیکے بعد مایوسی رفع ہو کر کلی صحت ہو جاتی ہے۔ ادویہ کے معتبر اور زوداثر ہونیکی وجہ سے ہندوستان کی مشہور و معروف طبیبوں کے مطب میں استعمال ہو رہی ہیں جنکی تصدیق کتاب ہذا میں درج ہے۔ حسب ذیل پتہ پر ایک کارڈ تحریر فرما کر کتاب پیام شفاء مفت طلب کریں*

صحت خواہ

حکیم نور احمد قریشی مالک دواخانہ پیام شفاء (فراشخانہ دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔